۲۲۳

بتوفیق ملک العلام و بطفیل سید [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام

(ﷺ)

رسالہ ہذا موسوم بہ

بحر الحکمت

مؤلفہ

عالیجناب مولانا مولوی میر اصغر علی صاحب نجفی عفی عنہ
تعلقدار [illegible] وغیرہ علاقہ ریاست نظام
حیدرآباد دکن

بتاریخ نوزدہم محرم الحرام سنہ ۱۳۳۱ھ مطابق [illegible] دسمبر ۱۹۱۲ع

در مطبع [illegible] باہتمام [illegible] طبع شد

فہرست اقوال بحر الحکمت

تمت



حمدِ خدائے پاک نہ ہم سے ادا ہوئی	ایسی ہی نعت حضرتِ محبوبِ کبریا
خدائے پاک کا جیسے جواب ہو نہ سکا	کوئی نظیرِ رسالت مآب ہو نہ سکا

ہیچمدان سید اصغر علی جعفری چشتی صابری عفی عنہ

ابن مولوی میر معظم علی جعفری الچشتی مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ

مصنف کتب ریحان المحبوب الصنائع وغیرہ حیدرآبادی

تعلقدار مستاجرات سات ولی واللہ درگ وغیرہ و حصہ دار

جاگیر موضع سادات گانون تعلقهٔ مومن آباد ضلع بیر صوبه
اورنگ آباد عرض کرتا ہے کہ مجھکو بیشتر کتب سیر و پند
و نصایح حکماے متقدمین کے دیکھنے کا بیحد شوق و مشغله ہا
و بخصوص اس مادہ مین آبائی سرمایہ کتب متقدمین بھی
حصہ مین ملا تھا لیکن یہہ سب کا سب سرمایہ طغیانی رود موسی
کے نذر ہوا۔ مین نے اکثر کتابین خاص خاص اس مادہ کی
دیکھی تھین اور یہہ اہتمام اپنا شعار امتیازی گردانکر اکثر
نصیحتون کو ان مین سے حفظ کر لیا تھا۔ بدینوجہ مجھے
اسکا خیال ہوا کہ حکماے متقدمین افلاطون ارسطوطالیس
سقراط۔ باسلیوس۔ دیمتانس۔ دیتھومیس۔ دیوجانس کلبی
سولون۔ دوقودیس۔ سیافیدس۔ سکیت (خاموش) وغیرہ

جن کے اقوال ابتدا مین زبان عبرانی و سُریانی
عربی فارسی و اردو وغیرہ ہر زمانہ مین لباس
مختلف السنہ پہنے ہوئے تھے ترجمون کے ذریعہ
اپنے لاجواب پند و نصایح کی دلپذیر ترتیب سے
ہر ایک بنی نوع انسان کے واسطے بلا قید مذہب
و ملت ایک سرمایہ تمدن و طرز معاشرت کا زنامہ
مدون کر گئے جنکا احسان ہر زمانہ کے لوگون پر ظاہر ہے
اور یہہ ایک عطیہ باریتعالیٰ کا ہے جیسا کہ قرآن مجید
مین ارشاد ہوا ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ
الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ۔ اِن نصایح کو چونکہ
مین نے حفظ کر لیا تھا اگر وہ حضرت پیر روشنضمیر

قدوۃ السالکین معرفت و حقیقت دستگاہ قطب زمان
مولانا مولوی جناب حضرت محمد برہان الدین شاہ صاحب
قبلہ و کعبہ چشتی و صابری دام اللہ فیوضہم خلیفہ قطب الاقطاب
حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی صابری شاہ خاموش صاحب قبلہ
قدس سرہٗ کی خدمت بابرکت مین اس غرض سے حاضر ہوا
کہ ان نصایح کو کم از کم چار پانچ ساعت کے عرصہ مین
سمع مبارک مین پہنچا کر مستر صد ارشاد رہون حضرت نے
براہ خادم نوازی جو غلام کے حال پر مبذول ہے
زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ عرض
کرنے آیا ہے بیان کر بہ تعمیل ارشاد حضرت روشنفیم
خادم نے فوراً ان نصایح کو عرض کر دیا بعد سمع زبان

فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ ان سراپا منفعت نصایح

کو عام فیض رسانی کے لحاظ سے شایع کردیے کہ فلاح

دارین کے لئے یہہ گنجینۂ بے بہا ہے اللہ تعالی تجھے

جزائے خیر عطا فرمائے۔ اسکے علاوہ چونکہ عند الواقع یہ نصایح

و اقوال بلا تکلف میری زبان سے دوست و احباب وغیرہ

کے سامنے ظاہر ہوتے تھے میرے عزیز قریب احباب ان

مفید و برجستہ کار آمد اقوال کو سنکر خصوصاً میرے چچا زاد

بھائی عزیزی میر شبیر حسین علی صاحب صیغہ دار محکمہ آبکاری

بلدہ و برخوردار سید محفوظ علی جعفری سلمہ اور میرے داماد

حکیم سید شاہ ولی الدین صاحب سلمہ نبیرہ حضرت سید شاہ بدر الدین صاحب

چشتی الفخری قدس سرہ اسپر مصر ہوئے کہ یہہ ایک بیش بہا گنجینہ ہے

کب تک قوت حافظہ کے حفظ مین رہیگا اس لیئے
انکو ایک کتابی صورت مین مدون کر دیا جاسیئے تو
مناسب ہیے اسلیئے اُن کو انتخاب کیا کہ مختصر و مفید
ہین یہہ امر ظاہر ہیے کہ اس مادہ مین صدہا بلکہ ہزارہا
کتب مختلف طریقہ پر ہر ایک زبان مین تصنیف و تالیف
پاچکیے ہین لیکن اُنکے معاینہ سیے جو خاص منشاء و مطلب
اور فوائد حاصل ہونے چاہیئن نہین حاصل ہو سکتے
بقول کسی حکیم کے کہ (ایک شخص نے کسی حکیم کے
سامنے بہت ہی طولانی گفتگو کی - اُس حکیم نے اُس
شخص سیے کہا کہ تمھاری تقریر کے اوّل کو تو مین دیر ہو جانے
کے سبب بھول گیا اور اُس کے آخر کو اوّل سیے

میل نہ کھانے کے باعث نہیں سمجھا) مین نے یہہ اہتمام

کیا کہ اِن منتخب نصایح کو چند فصلون پر منقسم کرون اور

ہر ایک فصل مین منتخب منتخب نصایح کے اجتماع کا التزام

رکھون گو ہر ایک فصل کی نصیحتون کے مماثل صدہا اور

بھی پند موجود ہین لیکن اُنمین سے بھی بعض ایسے انتخاب

کرکے تالیف مین شامل کیئے گئے کہ اگر اُن کے مضامین کا مقابلہ

اور نصایح کے ساتھ بھی کیا جائے تو اُنکا بھی وہی ماحصل ہو

اور زیادہ تر اِس مین اسکا التزام رکھا گیا ہے کہ یہہ نصایح

ہر ایک زمانہ کے بنی نوع انسان کے لیئے بلا قید عمر یکسان

مفید ہون اور ہر ایک شخص اِنکو حفظ کرنے کا بھی ارادہ

کرلے تو تھوڑے عرصہ مین وہ بالکلیہ اپنے اس مقصد مین

کامیابی حاصل کر سکتا ہے جس سے یہہ صحیح فائدہ ہوگا

کہ جب کبھی کسی موقع پر اُسکے عمل کی ضرورت پیش آئے

تو بلحاظ اُن اقوال کے جن کی تقسیم کئی فصلوں پر کیگئی ہے

اپنے خیالات کی اصلاح پر قادر ہو جائے گا جس میں فلاح

دارین مقصود ہے اس لیئے اقوال مذکور کے حفظ کرنے کی

غرض سے ایک فہرست ایسی کہ اُسمیں ہر نصیحت کا سر جملہ

بقید نمبر و صفحہ مرقوم ہے درج فہرست کیا گیا ہے کہ

ذہن نشین ہونے میں آسانی ہو۔ ہان یہہ امر بھی میرے

مد نظر رہا ہے کہ یہہ ان تمام اقوال و نصایح کا دوسری زبانوں

میں بھی ترجمہ کر دوں تا کہ ہر ایک قوم و ملت کے انسان اُن سے

باسانی فائدہ حاصل کر سکیں۔ میں نے اپنی اس حقیر تالیف کو

اپنے پرجوش عقیدت و دلی مسرت سے بہ یادگار

تخت نشینی اعلیحضرت قدر قدرت قوی شوکت نظام الملک

آصفجاہ سابع نواب میر عثمان علیخان بہادر سلطان دکن

خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے منسوب کرکے اسکا نام (دبحر الحکمت)

رکھا ہے اور بہ سرپرستی عالیجناب ناگا ریڈی صاحب

ولد راجہ لچھما ریڈی دیسائی تعلقہ یلاریڈی پیٹھ ضلع

نظام آباد صوبہ گلشن آباد میدک جو میرے محسن اور

علم دوست ہونے کے علاوہ قدردان سخن بھی ہیں

شایع کیا ہے پس اب میں اپنے اس ناچیز التماس کو

اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ حضرت حکیم علی الاطلاق

جلّت کلمتہ میرے اس مختصر رسالہ کو مقبول عام فرماکر

مجھے جزائے خیر عطا فرمائیے۔ آمین یارب العالمین۔

ارباب دانش وفضل وکمال سے استدعا ہے کہ

اگر بتقاضائے بشری کوئی غلطی یا سہو ملاحظہ فرمائیں تو

کرم عمیم سے معاف فرماویں کہ ہیچ نفسِ بشر خالی از خطا نبود

المؤلف اضعف العباد

میر اصغر

میر اصغر علی عفی عنہ حیدرآبادی



تعلقدار سمستانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید

(۱) کسی حکیم سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدت پر کیا دلیل ہے۔ اُس نے کہا کہ جو دلیل مین ایجاد کرونگا وہ اُسکی مخلوقات سے زیادہ اُسپر دلالت کرنیوالی نہوگی۔

(۲) شکر بندہ کے لئے خدائتعالیٰ کا عطیہ ہے۔

(۳) خدا کا خوف، کامیابی کی چوٹی، اور پرہیزگاری فضائل کی کونجی۔

(۴) جسمانی لذتون مین جو کمی واقع ہوتی ہے وہی معرفت کی لذتون کو بڑہاتی ہے۔

(۵) جو نعمت کي ناشکري کرے وہ آیندہ نعمتون سے چھین لي جانے اور اُس سے زیادہ محروم کیٔے جانے کا سزاوار ہے

بادشاہون کو کن اوصاف سے متصف ہونا چاہیٔے

(۶) بادشاہ کو عمر کے لحاظ سے نہین بلکہ خصلتون کے لحاظ سے منتخب کرنا چاہیٔے کیونکہ کبھي بوڑہے مین وہ خصلتین نہین ہوتین جن کا ہونا لازمي ہے اور جوان مین ہوتي ہین۔ جو صفت بادشاہ مین سب سے پہلے تلاش کیجاتي ہے وہ سچائي ہے کیونکہ امید رکہنے والون کي رغبت اور ڈرنے والون کي دہشت اسي پر موقوف ہے۔

(۷) جب کسي سلطنت مین حکیمون اور قاضیون سے

بے پروائی جائز رکھی گئی تو سمجھہ لینا چاہیئے کہ اُس پر ادبار
آچکا اور زوال قریب ہے۔

(۸) ظالم بادشاہ کا زمانہ عادل بادشاہ سے کوتاہ
ہوتا ہے اسلیئے کہ ظالم خراب اور عادل درست
کرتا ہے اور بمقابلہ درستی کے خرابی بہت جلد
ہو جاتی ہے۔

(۹) تم کسی بادشاہ کی خدمت مین رہو تو تمہاری سلامتی
اسی مین ہے کہ نہ اُسکے جانور پر سوار ہوا ور نہ ایسے
شخص کو نوکر رکھو جو اُسکی خدمت کے سزاوار ہو۔

(۱۰) اپنے بادشاہ کے پاس ڈھیے دیئے ہوے
رہو کیونکہ نہ تم ہی اُسکے بڑے کام کیے ہوا ور نہ

تمیز ہی اُسکا دار و مدار ہے۔

(۱۱) بادشاہ کا اپنے مخلصون کی بُرائی چاہنا اور جو اُسکی معاملے کے واقف کار ہون اُنکے مشورے کو ہیچ سمجھنا اُسکے ادبار کی دلیل ہے۔

(۱۲) عدل کو آرایش اور پارسائی کو پوشاک بناؤ مراد کو پہنچوگے۔

(۱۳) بادشاہ وہ نہین جو غلامون اور عامیون کا بلکہ شریفون کا مالک ہو۔ اور مال دار وہ نہیں جو مال جمع کرے بلکہ جو مال کا انتظام کرے۔

(۱۴) بہترین بادشاہ وہ ہے جس کا ذکر انصاف کے ساتھہ باقی رہے اور اُسکے بعد والے اُسکے

فضائل کو دل پسند سمجھین -

(۱۵) بہترین رعیت وہ ہے جو بادشاہون کی سختیان جھیلنے مین سب سے بڑھکر ہو اور رعیت کی فرمان برداری وزیرون کی راستی کی دلیل ہے -

(۱۶) جب رئیس پر نصیحت گران گزرے اور ناصح کی بات نہ مانے اور اصرار کرے - ممکن کو جھٹلائے توکل اور تفویض اختیار کرے اور دشمنون کی کوشش کو حقیر سمجھے تو اُس سے بہت جلد اپنی چھٹکارے کی فکر کرو -

شرح فضائل شرفا

(۱۷) شریف کے حملہ سے بچو جب کہ

وہ بھوکا ہو۔ اور کمینے سے جب کہ وہ
آسودہ ہو۔

(۱۸) شریف اپنے سارے شناساؤن کو لیکر
اوپر چڑہتا ہے اور کمینہ صرف اپني جان کو لیکر۔

(۱۹) جو تمہارے وعدے کو خوبي کے ساتہہ برداشت
کرے گا وہ تمہاري سختیون کو بھي خوبي کے ساتہہ
جہیلے گا۔

(۲۰) شریف کے ساتہہ احسان کرنا اُس کو معاوضہ
دینے پر آمادہ کرتا ہے اور کمینے کے ساتہہ اُسکے
دوبارہ سوال کا باعث ہوتا ہے۔

(۲۱) شریف آدمي رئیس کے تخلیئے مین اپني ذاتي

فائدے پر تمہارے فائدہ کو مقدم رکھیگا اور اُس نے
جو تم سے وعدہ کیا ہے اُس کا ذکر اُس سے ضرور
کریگا اور کمینہ اُس کا فائدہ اپنے ہی ذات کو پہونچائیگا

(۲۲) جس نے اپنی نسبی شرافت مین اپنی ذاتی
شرافت بھی ملائی تو اُس نے اپنے ذمے کا حق
ادا کیا اور جس نے اپنے ذات سے غفلت اور
اپنے باپ داداؤن کی شرافت پر اکتفا کیا تو
اُسنے اپنے بزرگون سے بدسلوکی کی۔

(۲۳) عزت دار دل وہی ہے جو مفلسی کے
سبب ذلت نہ اٹھائے۔

(۲۴) آدمی جب تک اپنے بدخواہون کا

خیرخواہ نہو اُس کی نیکی کمال کو نہین پہونچتی -

(۲۵) جس نے اپنے نفس کو قابو مین نہ رکہا وہ اور بہت سے لوگون کو کیا قابو مین رکہیگا -

(۲۶) شریف پر جسقدر بوجہہ لاد وگے وہ سب اُٹھالیگا اور اُس کو اپنی عزت کی زیادتی سمجہیگا لیکن اگر اُس کی آزادی مین ذراسی بھی کمی چاہوگے تو وہ اُس کو جائز نہ کہیگا اور نہ مانیگا -

(۲۷) جس شخص مین ذاتی و آبائی شرافت نہو اُس کو اپنے برابر سمجہنا اور جس چیز کا اتفاق سے مالک ہوا ہو اور اُس کو کوشش سے حاصل نہ کیا ہو اوسپر شیخی نہ کرنا شریف کی شرافت ہے -

(۲۸) شریف کے خصائل مین داخل ہے کہ اپنے مافوق
کی رضاجوئی مین جسقدر تکلیفین برداشت کریے
اُس سے زیادہ اپنے ماتحت کی نیک خواہی مین -
اور اپنے قوی کی جسقدر باتین برداشت کرے اُس سے
زیادہ اپنے سے ضعیف کی -

(۲۹) راز پوشیدہ رکھنا - رشک اٹھادینا - اور احسان کو
ظاہری حالت پر قبول کرلینا - انسان کی امانت
کمال ہے -

(۳۰) تمہارے ساتھہ جو احسان ہو - اوس کو یاد رکھو
اور تم جو احسان کرو اوس کو بھول جاؤ -

اخلاقی صفات

(۳۱) اگر یہہ چاہتے ہو کہ لوگ تم کو ہمیشہ دوست رکہین تو اپنے اخلاق درست کرو۔

(۳۲) عمدہ صفتین جن مین پائی جاتی ہین اُن کو وہ ایک دوسرے سے محبت کے ساتہہ ملاتی ہین۔ اور بُری صفتین جن مین پائی جاتی ہین اُن کو باہمی نفرت و عداوت کے ساتہہ متفرق کر دیتی ہین۔ جیساکہ سچا سچے سے دوستی کرتا ہے اور راحت پاتا ہے۔ اور ویسا ہی خوش اخلاق خوش اخلاق سے۔ اور برعکس اُسکے جہوٹا جہوٹے سے بغض رکہتا ہے اور چور

چور سے ڈرتا ہے اور ہر ایک ان مین سے اپنے

ساتھي کے سایہ سے بہاگتا ہے ۔

(۳۳) معاف کر دینے کے بعد گناہ پر عتاب کرنا احسان کو ذلیل کرتا ہی

(۳۴) اپنے محسن اور دوستون سے خندہ روی سے ملو کیونکہ یہہ تمہاری آقائی مین

(۳۵) کام مین تیزي یا نہین بلکہ خوبي کو مد نظر رکہو کیونکہ

لوگ کام کي مدت نہین پوچہتے وہ تو عمدگي ہي کو دیکہتے

ہین ۔

(۳۶) ہر اچہي صفت کا بازار کسي نہ کسي وقت

مندا پڑہ جاتا ہے ۔ البتہ امانت کا کہ ہر قسم کے لوگون

مین اس کا چلن ہے ۔ اور جس مین یہہ صفت پائي جاتي

ہے اُس کی بزرگي مانی جاتي ہے ۔ غایت یہہ ہے

کہ جو برتن خشک کرنے والا نہین ہوتا وہ اور برتنون سے

زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔

(۳۷) جب کسی آدمی نے کسی بہلائی کے وعدے کو

وفا کیا تو اُس نے بخشش اور راستی دونون کے

فضیلتین ایک ساتہہ حاصل کین۔

(۳۸) جب تمکو کوئی ایسی نعمت ملجائے جس مین تمہاری

ضرورت سے زیادہ مقدار شریک ہو تو سمجہہ لو

کہ اُس مین اورون کا بہی حصہ ہے اس لئے اُسکے

خرچ کرنے مین جلدی کرو تاکہ اچانک چہن جانے

سے محفوظ رہو

(۳۹) جب کہ تمسے اور کسی ایسے شخص سے جہگڑا ہو

جس سے تمہاري شناسائي تھي تو تمنے جو کچھہ اُس کي مدد
کي ہو ہرگز اُس کي طرف اشارہ نکرو اور نہ ايسي برائي کا
ذکر کرو جس سے اُس نے تم کو آگاہ کيا ہو اور تم اُس سے
صلح کر لينے مين نہ شرماؤ کہ احوال بدلتے رہتے ہين۔

(۴۰) لوگون کے پاس جو کچھہ ہو سب نہ لے لو بلکہ
جس کي سب حقيقتين پسنديدہ ہون اُس سے تو
سب لے لو اور جس کي ايک آدہ بات اچھي ہو
اُسکي وہي بات لو۔

(۴۱) جب تم کو تمہاري درستي کے لئے نصيحت
کيجائے تو وہ ہيئت اختيار کرو جو طبيب کے
سامنے مريض کي ہوتي ہے۔

(۴۲) جو شخص تم سے محبت بھی کرے اور تم کو صلاح بھی دے۔ اُس کی تم محبت کے ساتھ اطاعت بھی کرو۔

(۴۳) کون سی خصلتوں کا انجام بخیر ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ والدین کے ساتھ احسان کرنا۔ اور قبول ادب۔

(۴۴) جس کی حالت اچھی ہے دوستوں کی اُسکو کیا کمی ہے۔

(۴۵) جس کا فعل اچھا ہے ساری دنیا اُس کا دشمن ہے۔

(۴۶) اپنی ستایش سے زیادہ دوستوں کی

مدح سرائی کرو۔

تلقین ادب

(۴۷) صاحب ادب کو چاہیے کہ بے ادب کو منہ نہ لگاوے جیسا کہ ہوش والے کو مدہوش سے تکرار کرنا زیبا نہین ہے۔

(۴۸) جب تم کو کسی کا مؤدب بنانا منظور ہو تو اسکو خوشحالی زندگی سے روکو اور فقیرانہ وضع کی عادتین سکھاؤ کیونکہ جب وہ جسم کی زیب و زینت سے الگ ہو جائیگا تو جان و زبان کی آراستگی کا طالب ہوگا

(۴۹) جاہل مین ادب کا آجانا ویسا ہی بعید ہے

جیساکہ آگ کا پانی مین روشن ہونا۔

(۵۰) بدکار کی تعظیم کرنی اُس کی بدکاری مین مدد کرنی ہے۔

(۵۱) جو شخص تم سے باتین کرے اُس کا قطع کلام نہ کرو۔ کیونکہ یہہ ادب کے خلاف ہے۔

انصاف کی خوبی

(۵۲) حق رسان اور انصافور مین کیا فرق ہے حق رسان تو ہر حقدار کا حق جو اُس کے ذمہ ہوتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور انصافور وہ ہے جو ہر حقدار کا حق اورون سے دلواتا ہے۔

مشورہ کا فائدہ

(۵۳) تم سے کم علم کی رائے تمہارے لیئے ذاتی رائے سے بہتر ہے۔

(۵۴) اپنے معاملات مین ایسے شخص سے مشورہ کرو جسکو اُنمین وہی جوکہون اٹھانی پڑے جو تمکو اٹھانی پڑی ہے اور مشورے مین وہ تمام باتین اُسکے سامنے پیش کرو جس کی فکر مین تم ہو ورنہ جتنی باتین تم اُس سے پوشیدہ رکھوگے اُن مین کے اندازسے اُس کی رائے مین کمی رہیگی۔

(۵۵) مشورہ رائے کو لغزش سے اوسی طرح پاک

کر دیتا ہے جس طرح آگ کھوٹ کو سونے سے -

(۵۶) ہرگز بغیر وصیت کیئے رات کو نہ سؤو رات کو مشورہ کیا کرو کیونکہ رائے باعتبار دن کے رات کو خوب قایم ہوتی ہے

(۵۷) بزدل کی راے بزدل -

صبر کے فوائد

(۵۸) جب کسی پر مصیبت آجائے تو اُس کو اُن بڑی بڑی مصیبتوں پر غور کرنا چاہیے جو بہتیرے لوگوں پر آئی ہیں تاکہ اوس کا غم کم ہو -

فضیلت قناعت

(۵۹) قناعت کرو غنی ہوجاوگے - دنیا پر نہ جھگڑو کہ تم کو اوس مین بہت تہوڑا رہنا ہے -

(۶۰) جس مین قناعت نہین مال سے اُسکی امارت نہین بڑہتی اور جس مین ایمان نہین درایت سے اُس کی بزرگی نہین بڑہتی -

(۶۱) تونگری کیا چیز ہے - شہوات کی پیش خدمت ہر روز کی فکر - وغم - دلپسند برائی -

وقت کی قدر کرو

(۶۲) کسی کام کو اُس کے وقت سے نہ ٹالو کیونکہ

جس وقت پر تم اُسے ٹلیتے ہو اُس کے لئے بھی کوئی
کام ہوگا اور ہجوم کار کی اُس مین گنجایش نہین ہے کیونکہ
جب بہت کام ایک ہی وقت مین آن پڑتے ہین تو
اون مین خلل راہ پاتا ہے۔

حفظ محبت

(۶۳) جب معشوق تمہارے مفرد مرکب پر چھا جائے تو
تمہارا چھٹکارا اُس سے بہت مشکل ہے۔

مذمت حرص

(۶۴) لالچ ایسی ذلت کا سبب ہوتا ہے جو کبھی نہین جاتا

(۶۵) ہر وقت اور ہر حال مین امید و آرزو کے گہوڑون پر سوار نہ ہو کیونکہ اکثر یہہ آدمی کو آسانی سے برائی کے طرف لیجاتی ہین۔

نتائج خصائل بد

(۶۶) بُرائی کو کان دہر کر سننے والا بہی برائی کرنیوالیکا شریک ہے۔

(۶۷) جب تم کوئی حاجت پیش کرو تو امید جتنی باتون کو تمہارے سامنے پیش کرے سب کے سب کو پیش نظر نہ رکہو ورنہ حرص مین خراب ہوگے اور عاجزی و فروتنی مین حد سے گزرجاؤگے

(۶۸) جس نے چغلخوری مین بسر کی اُس کا رنج بڑہا۔

(۶۹) سب سے بُری باتین یہہ ہین۔ چغلخوری مین سچائی معذرت مین تنگ طلبی۔ شرافت کی باعث سوال نہ کرنیوالے کے ساتھ بخل۔ اور جس کے شر کا کھٹکا ہو اُس کے سر ہو جانا۔

دشمن سے حذر

(۷۰) اپنے دشمن کو حقیر نہ سمجھو ورنہ تمہاری اندازہ سے زیادہ بلائین تمپر آپڑینگی۔

(۷۱) جب تمہارا دشمن مشورہ لیے تو اُس کو صحیح مشورہ دو کیونکہ جب تم سے اُس نے مشورہ لیا تو

تمہارا دشمن نہین رہا دوست ہوگیا۔

(۷۲) جب تم دشمن کے مقابلہ مین آؤ تو اُسکے بارےمین غصہ کی پیروی سے پرہیز کرو کیونکہ یہہ اُس سی بڑہکر تمہارا دشمن ہے۔

(۷۳) جس کو تم نے دشمن بنایا ہے اُس کے ظلم و زیادتی کو غور سے دیکہتے رہو گو وہ چہوٹی ہی کیون نہون اور جبتک اُس کو صفائی یا اصلاح کے ذریعے اپنی سے نہ مٹاؤ آرام نہ لو۔

(۷۴) جب تم اپنے دشمن سے برائی کرنا چاہو تو اُس کے اخلاق کو دریافت کرو تو تم کو معلوم ہوجائیگا کہ سب کے سب کامل نہین ہین ضرور ہے کہ اُن مین کچہہ

نقص بھی ہو پس اُس کی کمزور سمت سے اپنی تدبیر کو
پہنچاؤ کبھی خالی نہ جائیگی -

(۷۵) ضرر پہنچانے والے دوست اور دشمن مین
کچھہ فرق نہین -

کمینہ پن سے بچو

(۷۶) جو شخص تم سے خوش ہو کر تمہاری تعریف مین وہ
خوبیان بیان کرے جو تم مین نہین ہین وہ تم سے ناخوش
ہو کر تمہارے متعلق وہ برائیان بھی ظاہر کرے گا جو
تم مین نہین ہین -

(۷۷) شریر آدمی لوگون کی برائیون کو ہی تاکتے ہین

اُن کی خوبیون کو چھوڑ دیتے ہین - جس طرح مکھی جسم کے

خراب ہی جگہ مین بیٹھتی ہے اور اچھی کو چھوڑ دیتی ہے -

(۷۸) جس کی ہمت تمہاری ہمت سے پست اور جس کی

حرص تمہاری حرص سے زیادہ اور جس کی چالین تمہاری

چالون سے بڑی ہوی ہون اُسکی طرف راغب نہو -

(۷۹) اگر گالیان دینے والا کمینہ ہو تو گالیون کا معاوضہ

گالیون ہی سے کرنے والا بھی کمینہ ہے -

(۸۰) آدمی کو جب اپنی بساط سے بڑھکر دنیا ملجاتی ہے تو

لوگون کے ساتھہ اُس کا برتنا وُ بُرا ہو جاتا ہے -

(۸۱) جب بادشاہ کی توجہ یا تم کسی حکومت پر

پہنچ جانے کے باعث پھولے نہ سماؤ تو سمجھہ لو کہ تم کو

نشہ کا چڑہنا شروع ہوگیا اور اُس کی انتہا یہہ ہوگی کہ لوگونکو
تم بیبے وقعت سمجہنے لگوگے۔

دوستی کی فوائد

(۸۲) جب تمہارے کچہہ دوست ہین تو سمجہہ لو کہ
تمہارے پاس خزانے ہین۔

علم کی مدح

(۸۳) کسی نوجوان نے ایک حکیم سے پوچہا کہ اسقدر
علم تمنے کہان سے سیکہے۔ اُس نے کہا جتنی شراب کا
تونے ناس کیا ہے اُس سے زیادہ مین نے

تیل خرچ کیا ہے -

(۸۴) علم مالدارون کیلئے آرایش ہے اور محتاجون کیلئے وجہہ معاش جس سے وہ اپني شریفانہ زندگی بسر کر سکتے ہین -

(۸۵) سقراط علم موسیقي سیکہتا تھا - ایک شخص نے اُس سے کہا کہ تم کو سفید داڑہي لیکر سیکہتے شرم نہین آتي - اُس نے کہا کہ سفید داڑہي لیکر جاہل رہنا اُس سے بدتر ہے -

(۸۶) ایک بوڑہا علوم سے واقف ہونا چاہتا ہے لیکن شرماتا ہے اُس سے کہا کہ اے شخص تجہے شرم آتي ہے کہ جس حالت مین تو آخر عمر مین ہے اُس سے

افضل ہوجائے۔

(۸۷) نفس علم کا زنگ ہے۔ اور جبتک کوئی چیز زنگ سے صاف ہو اُس پر زنگ نہین چڑھتا۔

(۸۸) جس نے بچپن مین علم کو دوست رکھا وہ بڑا ہوکر عالم ہوا۔

(۸۹) اگر تم مال کے طالب ہو تو اُس کا حال سنتے رہنے سے اُس کے حاصل کرنے مین زیادہ زمانہ صرف کرو۔ اور اگر علم کے جویا ہو تو اُس کے جمع کرنے سے اُسکی مشق اور اُس مین غور و فکر کرنے مین زیادہ وقت لگاؤ

جہل کی خرابی

(۹۰) جاہلون سے ثواب کا وقوع مین آنا ایسا ہے

جیسا عالمون سے خطا کا۔

(۹۱) جاہل جب کوئی علم کی بات سیکھتا ہے تو وہ علم بھی بدل کر جہل ہو جاتا ہے جسطرح کہ اچھی غذا بیمار کے پیٹ مین جاکر فاسد بنجاتی ہے۔

(۹۲) انسان بغیر عقل کے گویا بیجان مورت ہے۔

(۹۳) نصیحت جاہل کے ایک کان سے آتی ہے اور دوسرے کان سے چلی جاتی ہے۔

(۹۴) نادان کو اپنے دائمی دل کی نادانی کی تکلیف اوسیطرح محسوس نہین ہوتی جسطرح متوالے کو اپنے ہاتھہ پاؤن مین چبھے ہوئے کانٹون کی۔

(۹۵) برے کی صحبت مین نہ بیٹھو کیونکہ تمہاری طبیعت

اُسکی خوبو چرالیگی اور تم کو اُس کی خبر نہ ہوگی -

(۹۶) جو ایسی چیز کا طالب ہو جس کی انتہا نہین وہ جاہل ہے -

(۹۷) بُرے زمانہ مین چونکہ احسان کی ناشکری اور بھلائی کے بدلے بُرائی ہوتی ہے اس لیئے وہ زمانہ بدلکر منعمون کی طبیعتون کو بُخل و برائی کیطرف لے آتا ہے

(۹۸) بے عقل کو تعلیم کرنی اُس کی عمر کو ضایع کرنا اور ناشکرے کیساتھہ احسان کرنا نعمت کا خون کرنا ہے

(۹۹) کسی شخص سے ایسے آدمی کے سامنے ہرگز مناظرہ نہ کرو جو اپنی وجاہت اُس کے سامنے قایم رکھنا چاہتا ہو کیونکہ اگر تم موجودگی مین اُس کی

خطا سے بچے رہے تو غیبت مین ہرگز نہین بچ سکتے

(۱۰۰) جب زمانہ مین خرابی آجاتی ہے تو شریف خصلتین بے قدر او رمضر اور کمینہ خصلتین قابل قدر ومفید ہوجاتی ہین۔

(۱۰۱) جو شخص اپنے بہائیون کے چھپے ہوے عیبون کی تجسس مین رہیگا وہ ہرگز سردار نہین کہلا سکتا

(۱۰۲) جس کو نفسانی خواہشون نے اپنا غلام بنا رکھا ہے اُس کا صاحب فضل ہونا بہت دور ہے۔

(۱۰۳) جو دنیا کی محبت مین حد سے گزر گیا وہ محتاج ہوا

(۱۰۴) لوگون کے سامنے آبرو کہوئی بھی بڑی موت ہے۔

(۱۰۵) جلد غصہ آجانا درندون اور بچون کی خصلت ہے

(۱۰۶) ایک طالب علم پڑہنے مین کاہلی کرتا تھا اُس سے کہا کہ میان لڑکے اگر پڑہنے کی مشقت نہین اٹہائی جاتی تو جہالت کی بدبختی اُٹہانی پڑیگی۔

سخی کی فضیلت

(۱۰۷) سخی وہی ہے جو شریف کو سوال سے بچانے کیلئے بے مانگے دیے۔

(۱۰۸) سخی کون ہے۔ جو اپنے مال مین سے سخاوت کرے اور دوسرے کے مال سے اپنے آپ کو بچائے۔

(۱۰۹) سخی مرتے وقت بخیلوں پر ہنستے ہیں اور بخیل افلاس کے وقت سخیوں پر آوازے کستے ہیں۔

(۱۱۰) سخی مال جمع کرتے وقت بخل کرتا ہے اور اُسوقت اُس پر سُوال گران گزرتا ہے کیونکہ جمع کرنیکا راستہ اور ہے اور خرچ کرنے کا اور۔

بخل کے ضرر

(۱۱۱) کنجوس سے سُوال کرنا آبرو کھونی ہے اور جاہل کو سمجھانا اُس کے جہل کو بڑھانا ہے۔

(۱۱۲) بخیل جس قدر مال میں بخل کرتا ہے اُسیقدر آبرو میں سخاوت۔

(۱۱۳) بخالت بزرگی کو مٹاتی اور جان کو ہلاکت کا نشانہ بناتی ہے۔

(۱۱۴) مال کی محبت کا نتیجہ لعنت و ملامت ہے۔

(۱۱۵) بخیل اپنے یہان آنیوالون مین سب کو اپنا بہائی سمجہتا ہے کیونکہ وہ یہہ نہین چاہتا کہ اُن لوگون کے اُس کو بزرگ سمجہنے کے باعث اُس کو اُن کے ساتہہ احسان کرنا پڑے۔ اور سخی اپنے یہان آنیوالون کا سردار بنجاتا ہے تاکہ ان کو اپنے بزرگ سمجہنے کا صلہ دیے۔

ظلم کی قباحتین

(۱۱۶) جب تم کسی ظالم سے معاملہ کرو تو اُس کے

مقابلہ مین حجت قایم کرنیکے ساتھہ اُس کی خوشنودیکا
بھی لحاظ رکھو اور اپنے کام کی دھن مین اُس کو کویٔ
ایسی چیز نہ بتاؤ جسپر قانون وغیرہ کی روسے وہ
اُس شیٔے کو گھما پھرا کر اپنے ہی مطلب پر لے آئے
جس کے باعث تم کو اُس سے بدلا لینا دشوار ہوجاے
(۱۱۷) جو لوگون پر جبر کریگا لوگ اُس کی
خطا کے خواہان رہینگے ۔ جو ملامت مین افراط کریگا
لوگ اُس کے جینے کو ناپسند کرینگے ۔

عاقل کے فوائد

(۱۱۸) عاقل کو چاہئے ہے کہ اپنی بھلائی کیلئے آدمی

منتخب کرلیے جس طرح کہ صاف و ستھری زمین

کاشت کے لیئے منتخب کرلیتا ہے۔

(۱۱۹) عاقل کو خوشگوار غذا کے وقت ناگوار دوا کو

بھی یاد کرلینا چاہئے۔

(۱۲۰) یہہ کیونکر معلوم ہو کہ مین حکیم ہوگیا ہون

جب تم اُس حالت پر پہنچو کہ جو رایے تم دو اُس پر

تم کو گہمنڈ نہ ہو اور گناہ کے وقت غصہ تم کو جامہ

سے باہر نہ کردے۔

(۱۲۱) عاقل کو چاہئیے کہ اپنی احتیاط کا رخ

بدون کی طرف اور اطمینان کا نیکون کی طرف رکہے

(۱۲۲) جب کسی شخص مین دو باتین مجتمع ہون یعنے

رائے مین تم سے بڑہکر اور امانت مین پورا تو
وہ اِس لایق ہے کہ تم اُس کی بات مانو اور
اُس کی تقلید کرو۔

(۱۲۳) عاقل کو چاہیئے جس حال مین ہو اُس سی
زیادہ کے لیئے کسب کرے اور اُسی کی نوکری کری
جس کے اخلاق اُس کے اخلاق سے ملیتے جلیتے ہون

(۱۲۴) حکیم نیکوکار کسی کو دہوکا نہ دیگا اور دانشمند
کامل کسی سے دہوکا نہ کھائیگا۔

(۱۲۵) عاقل کو چاہیئے کہ اپنے کسی کام مین عقل و
صبر کی پیروی سے الگ نہو۔ اسلیئے کہ اگر مطلب
حاصل نہ ہوگا عذر تو ہاتہہ آجائیگا۔

(۱۲۶) عاقل کو چاہیئے کہ اپنا مقصد حاصل کرنے مین
نرمی اور فضولیات سے احتراز کرے - کیونکہ جونک
جسقدر آہستگی کے ساتھہ خون چوستی ہے - مچھر بھلینی
و شور وغل کے ساتھہ اُس قدر خون نہین پیتا -

(۱۲۷) عاقل کو چاہیئے کہ اپنے دوست کی دوستی کو
اچھے برتاؤ اور عمدہ رکھہ رکھاو کے ذریعہ سے
پرورش کرتا رہے جسطرح مان نوزائیدہ بچے
کی اور مالی اپنے لگائے ہوئے پودے کی پرورش
کرتا ہے اور جیسی اُس کی پرداخت ہوگی ویسی
ہی اُس مین بہار و تازگی آئیگی -

(۱۲۸) کون حیوان سب سے اچھا ہے -

ادب سے آراستہ انسان۔

(۱۲۹) فروتنی بزرگی بڑھاتی ہے اور نخوت گمراہی کی راہ دکھاتی ہے۔

(۱۳۰) ان چیزوں پر ہرگز رشک نہ کرنا چاہیئے نا انصاف بادشاہ۔ ناجائز دولت والے مالدار بے موقع راست گفتاری کی بلاغت۔ بے راہ والے سخاوت۔ اور بے خوف خدا اطاعت۔

(۱۳۱) حکمت کا پتہ گفتگو کے وقت چلتا ہے۔ اور شجاعت کا غصہ کے وقت۔ اور پارسائی کا شہوت کے وقت۔

(۱۳۲) کسی حکیم سے پوچھا گیا کہ تجھے غم کیوں نہیں ہے

اُس نے کہا کہ دنیا کی کسی ایسی چیز کا مین مالک ہی نہین ہون کہ جس کے چلے جانے سے مجھے غم ہو

(۱۳۳) سقراط سے کسی نے پوچھا کہ تم کو کم عقل عورت کیونکر پسند آئی - اُس نے کہا اس لیے کہ مین اُس کے ذریعہ سے اپنے نفس کو ذلیل کرون اور میرے اخلاق خاص و عام کیلئے درست ہو جائین

(۱۳۴) آدمی کو اُس کے فعل سے جانچو نہ کہ قول سے -

(۱۳۵) بھاری کام کرو بھاری سامان جمع نکرو -

(۱۳۶) جو تم سے سختی کرے اُس کی تعریف کرو نہ کہ جو نرمی و چاپلوسی کرے -

(۱۳۷) آدمي کو مصیبتون مین اپنے بہائي اور قرابتدارون اور خاص دوستون پر بہروسہ کرنا چاہئے - قول وقرار مین راستبازون پر - افلاس مین نیکوکار بي بي پر - اور مرتے وقت اپنے اُن نیکیون پر جو پہلے سے کر رکہي ہین -

(۱۳۸) عاقل کو چاہئے کہ جب کوئي امر ناگوار پیش آجائے تو عقل سے اُس کي ایسي تدبیر کي جائے کہ غم کا قلع قمع ہو جائے -

(۱۳۹) دانشمند کو چاہئے کہ زمانہ کے ساتہہ ویسي ہي مدارات کرے - جیسي بہتے پاني کے ساتہہ تیرنے والا کرتا ہے -

(۱۴۰) عاقل کی نفس کو عاقلون کے ساتھہ بیٹھہ کر ڈھونے مین - جو خوشی ہوتی ہے وہ جاہلون کے ساتھہ کھانے پینے مین نہین ہوتی - کیونکہ اُس کو دونون حالتون کے انجام کی خبر ہے -

(۱۴۱) عاقل کو چاہیئے کہ اپنے پادشاہ کے ساتھہ بحری مسافر کی طرح رہے جس کا جسم ڈوبنے سے بچا بھی رہے تو دل خوف سے بے غم نہین رہتا -

(۱۴۲) نیکوکارون کا عمدہ کلام عقل کے بیمار کو طبیب کا کام دیتا ہے -

(۱۴۳) عاقل کی نصیحت عام لوگون کے لیئے ہوتی ہے اور اُس کا راز خاص لوگون کے سوا سب کیلیئے

سربستہ ہوتا ہے۔

(۱۴۴) عاقل کب گھبراتا ہے جب تم اُس کو جاہل کے پاس رہنے کہو۔

(۱۴۵) ہوشیار آدمی کو چاہئے کہ جس چیز کو حاصل کرنا چاہئے اُس کے لئے وہ سب سامان مہیا کرے جو عقل کی رو سے اُس کے طلب کے لئے ضروری ہوں اور اپنی کوشش سے باہر کے اسباب پر تکیہ نہ کرے جن کی طرف امید و عادات لیجائیں۔

(۱۴۶) کسی جماعت کے بیچ میں بے سمجھے بوجھے پڑنے سے لڑائی میں نہ جانا بہتر ہے۔

(۱۴۷) جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن سے

عبرت حاصل کرو اور جو تمہارے بعد آنے والے
ہین اُن کے لئے عبرت نہ بنو۔
(۱۴۸) آدمی اپنے دشمن سے انتقام کیونکر لے
اپنے مین فضیلت بڑہا کر۔
(۱۴۹) نوکر رکھنے مین امانت اور کام کی پوری
لیاقت کے سوا کسی کی سفارش ہرگز قبول نہ کرو۔
(۱۵۰) جو چیز تم سے جاتی رہے اُس کی
ضروری تلاش کے بعد اُس کی سوچ نہ کرو بلکہ جو باقی
رہگئی ہے اُس کی حفاظت کرو۔
(۱۵۱) تم جس کی نوکری کرتے ہو اگر وہ مضبوط
دل کا ہے تو اُس کے اہالی موالی کو ناراض کرکے

اُس کو راضي رکہو اور اگر وہ کمزور دل کا ہے تو اُس کو
ناراض کر کے اُس کے نوکرون کو راضي رکہو۔

(۱۵۲) تمہارا مقابل جبتک مناظرہ کے اصول پر
چلے تم اُس سے گفتگو کرو اور جب اُس سے الگ
ہو جائے تو اپني جگہ پر ثابت قدم رہو۔

(۱۵۳) بوڑہون مین سے جو شخص کمزوري کے
باعث کام نہ دیسکے اُس کي بہلائي سے نا امید
نہ ہونا چاہئے ہے جب تک اُن تجربون کا حال نہ کہلے
جو اُس کو حاصل ہین۔ پس اگر وہ تجربون سے مالامال
ہے تو اُس کي ضرورت باقي ہے۔ اور اگر
تہیدست ہے تو اُس کي جانب رغبت کا خاتمہ ہو چکا ہے

(۱۵۴) آدمي کو بدگماني سے صرف اُسیوقت کام لینا چاہئیے جبکہ عقل کام نہ دیسکے عقل تم کو آغاز ہي مین انجام بتا دیتي ہے -

(۱۵۵) خوف زدہ کو دلاسا دینا بہوکے کو کہانا کہلانے سے افضل ہے -

(۱۵۶) غیر کے لئے کسي پر غصہ نہ کرو جس سے تمہارے باہمي تعلقات خراب ہوجائین کیونکہ اکثر ایسا ہوگا کہ وہ دونون آپس مین صلح کرلینگے اور تم اُلنیے چہٹے رہوگے -

(۱۵۷) ایسے شخص کي دوستي سے بچے رہو جو سب سے زیادہ تمہاري ہي دہن مین لگا رہے اور یہہ چاہتا ہو

کہ تمہاری کوئی بات اُسپر پوشیدہ نرہے کیونکہ وہ دوستی تم سے منقطع کردیگا اور تم کو اپنا قیدی بنالیگا

(۱۵۸) سب سے کمزور وہ ہے جس مین اپنے راز کے چھپانے کی قوت نہو - اور سب سے زور آور وہ ہے جس کا زور اپنے غصہ پر چلے اور سب سے صابر وہ ہے جو اپنے افلاس کو چھپائے اور سب سے غنی وہ ہے کہ جو کچھہ اُس کو میسر آ جائے اُس پر قناعت کرے -

(۱۵۹) کسی شخص کی شہرت سے دہوکا کہا کر اُسکی طرف مائل یا منحرف نہو بلکہ اُس کی شہرت کے ساتھہ اُس کی آزمایش بھی کر لیا کرو -

سچائی کی بھلائی

(۱۶۰) راست گوئی سے خلق کے معاملات قائم ہین اور دروغ گوئی وہ بیماری ہے کہ جس کو لگتی ہے وہ جانبر نہین ہوتا۔

(۱۶۱) حکیمون کی راحت حق کے ملنے مین ہے اور نادانون کی باطل کے ملنے مین۔

جھوٹ کی برائی

(۱۶۲) بناوٹ کرنے والے کی باگ ڈھیلی کر دوگے تو اُس کی سستی و کمزوری خود

ظاہر ہو جائیگی۔

(۱۶۳) جہوٹ بولنے والا اپنے مُنہ سے آپ رسوا ہوتا ہے۔

(۱۶۴) جہوٹ کا نقصان یہہ ہے۔ کہ جہوٹا واقعی صورت کو جو محسوس ہوتی ہے بہول جاتا ہے اور وہمی جہوٹی صورت کو ذہن مین جما لیتا ہے اور اُسی پر اپنے کام کی بنیاد قائم کر لیتا ہے اس لیئے اُس کا کہوٹ آپسے آپ ظاہر ہو جاتا ہے۔

(۱۶۵) جہوٹے سے بہی کمتر وہ ہے جو اورونکے لیئے جہوٹ بولے اور ظالم سے بدتر وہ ہی جو غیر کے لیئے ظلم کرے۔

دنیا کی بے اعتباری

(۱۶۶) دنیا بُری ہے یہہ جو کچہہ دیتی ہے لے لیتی ہے اور جو پہنائی ہے وہ اُتر والیتی ہے۔

(۱۶۷) دنیا کا طالب بحری مسافر جیسا ہے کہ اگر بچا رہا تو خطرہ مین پڑنے والا کہلایا اور اگر ہلاک ہوا تو بوالہوس۔

(۱۶۸) دنیا کی محبت کانون کو حکمت سے بہرہ اور آنکہون کو بصیرت سے اندہا بنا دیتی ہے۔

مختلف اقوال

(۱۶۹) جب تیری خوبیون کی لوگون مین تعریف

ہونے سے تجھہ مین غرور پیدا ہو تو اپنی چھپی ہوی برائیون پر غور کرا ور تجھے اپنی واقفیت پر جو اپنی ذات کی نسبت ہو لوگون کی ستایش سے زیادہ وثوق ہونا چاہیے

(۱۷۰) اس عالم مین تمہاری جو چیز جبرًا دوسرے کے قبضہ مین چلی جائے اُس پر اظہار افسوس نہ کرو کیونکہ اگر درحقیقت تمہاری ہوتی تو ہرگز اورون کے قبضہ مین نہ جاتی ۔

(۱۷۱) اپنے قرابت دار دشمن کے احسان سی ہرگز نہ گھبراؤ کیونکہ زرہ جو بچاتی ہے وہ اُسی تلوار کی ہمجنس ہے جو کاٹتی ہے ۔

(۱۷۲) نفس جب عقل سے نزدیک ہوگا تو غیرت

وسخاوت اختیار کریگا اور جب اُس سے دور ہوگا تو

جسم کی اطاعت کریگا۔ اور اُسکے اسوا سے بخالت

اختیار کریگا۔

(۱۷۳) بڑہاپے سے موت اُتنی ہی قریب ہے

جتنا پکا پہل ہوا چلتے وقت گرنے سے۔

(۱۷۴) تم کو۔ میٹھے کڑوے۔ نزدیک دور

ہونا چاہئے۔ بالکل نرم بھی نہ ہو کہ طمع کے دانت

تمپر تیز ہوں اور بالکل سخت بھی نہیں کہ لوگ تم سے

بہاگیں۔

(۱۷۵) جس نے موت کو پیش نظر رکھا اُس نے

اپنی نفس کو درست کیا۔ اور جس نے اپنی نفس کو

ناپاک کیا اُس سے اُس کے خاص لوگ بھی دشمنی رکھینگے -

(۱۷۶) لوگون کو ذلت کے وقت نہین بلکہ قابو اور حکومت کے وقت آزماؤ کیونکہ جس طرح چرخ دینے سے سونے کی آزمایش ہوتی ہے -

(۱۷۷) کسی حکیم سے پوچھا کہ تمہارے شاگرد شعر کہتے ہین اور تم نہین کہتے - اُس نے کہا کہ مین اُس سان کے مانند ہون کہ جو لوہے کو کاٹنے کے قابل بنا دیتا ہے اور خود نہین کاٹتا -

(۱۷۸) جو بوڑھا بیاہ کرے اُس کی مثال ایسی ہی کہ خود دریا مین تیر نہ سکتا ہو وہ دوسرے کو اپنی گردن پر بٹھا کے کیونکر لیجائیگا -

(۱۷۹) بدحالی مین افلاس کے مشورے سے بچو کہ وہ کوئی نیک مشورہ نہ دیگا۔

(۱۸۰) جس نے اپنے نفس کو محکوم رکھا نفس کے تمام ماتحتون نے اُس کی اطاعت کی۔

(۱۸۱) جو کام تم چھپا کر کرتے ہو اُس پر کبھی شخص کو ظاہر مین ملامت نہ کرو۔ اور اپنے نفس سے شرم کرو کیونکہ تمہاری جو بات اورون سے پوشیدہ ہے وہ اللہ تعالی سے تو پوشیدہ نہین ہے۔

(۱۸۲) تمہارے لئے سب سے زیادہ ضرر پہنچانیوالی چیز یہہ ہے کہ تمہارے سردار کو یہہ معلوم ہوجائے کہ تمہاری حالت اُس سے بہتر ہے۔

(۱۸۳) انسان کو اُس کے گمان اور اندازہ سے بڑہکر دینا اُس کے نفس کو خراب کرنا اور اُس کو اُس کی تقدیر کا غلام بناتا ہے۔

(۱۸۴) آدمی کا دل جب مضبوط ہوتا ہے تو وہ عقل پر بہروسہ کرتا ہے اور جب کمزور ہوتا ہے تو تقدیر پر۔

(۱۸۵) جب مناظرہ مین تمہاری دلیل کی سرسبزی ہوگی تو اگر وہ شریف کے مقابلہ مین ہے تو وہ تمہاری تعظیم و توقیر کریگا اور اگر کمینے کے مقابلہ مین ہے تو وہ تم کو تکلیف پہنچائیگا اور تم سے کینہ رکھیگا۔

(۱۸۶) چار چیزین نہ ہوتین تو آدمی کے سب کام درست ہوتے۔ گہری نادانی۔ جہوٹی امید۔

رنجیدہ حرص - دور از کار خواہش -

(۱۸۷) جو کم سنی مین شہوت و غضب کی اطاعت کریگا اُس پر بڑہاپے مین بدن کی کمزوری جو لاحق ہوتی ہے بہت شاق گزرے گی - اور جو کم عمری مین قوت فکریہ کی اطاعت کریگا اور علم و معرفت کی رہنمائی پر چلیگا اُس پر جوانی کا زمانہ سخت گزرے گا مگر بڑہاپے مین آرام سے رہیگا -

(۱۸۸) آدمی پر کون سی چیز گران ہے - خاموشی

(۱۸۹) سب سے جلد جو چیزین جان کو گہلا دیتی ہین وہ یہہ ہین - غصہ پیکر رہجانا - حاسدون کا قاصر رہنا نصیحت کا مُنہ پر مارنا - خوش تقدیر لوگون کا عقلا پر ہنسنا

(۱۹۰) جہان قول کی زیادتی ہوتی ہے وہان فعل کی کمی ہوتی ہے۔ اور جہان تہمت لگتی ہے وہان بے تکلفی مین فرق آتا ہے۔

(۱۹۱) بُرے زمانہ مین چونکہ احسان کی ناشکری اور بھلائی کے بدلے بُرائی ہوتی ہے اس لیئے وہ زمانہ بدلکر منعمون کی طبیعتون کو بخل و بُرائی کی طرف لے آتا ہے۔

(۱۹۲) بدکاری زندگی زمانہ کی رسوائی۔

(۱۹۳) کھلا عتاب چھپے کینے سے بہتر ہے۔

(۱۹۴) خیرخواہ کی مار بدخواہ کے پیار سے بہتر ہے۔

(۱۹۵) امید کی برداشت مصیبت کی برداشت سے زیادہ دشوار ہے۔

(۱۹۶) جب اقبال آتا ہے تو خواہشیں عقل کی طابع ہو جاتی ہیں اور جب ادبار آجاتا ہے تو عقل خواہشوں کی مطیع ہو جاتی ہے۔

(۱۹۷) نیک کی موت خود اُس کے لیئے راحت ہے اور بد کی اوروں کے لیئے۔

(۱۹۸) میٹھا کڑوا کیا ہے۔ میٹھا با ادب فرزند کڑوا۔ بہاری دین۔

(۱۹۹) سب میں دشوار کیا ہے۔ اپنے نفس کو پہچاننا اور اپنی راز کو چھپانا۔

(۲۰۰) کون سی چیز لوگون کے اخلاق بگاڑتی ہے - زر

(۲۰۱) تین شخصون پر رحم کرنا چاہیے - ایک اُس عاقل پر جس پر جاہل حکمران ہو - دوسرے اُس کمزور پر جس پر زور آور قابض ہو - تیسرے اُس شریف پر جو کمینی کی جانب راغب ہو -

(۲۰۲) بچے مین کونسی صفت قابلِ تعریف ہے حیا - یا خوف - حیا - کیونکہ حیا عقل کی طرف لیجاتی ہے اور خوف نامردی کی راہ دکھاتا ہے -

(۲۰۳) کیا تدبیر کی جائے جو خطائین کم ہون - شریرون کی عداوت کے زد مین نہ آو -

(۲۰۴) محتاج جب مالدار کی ریس کریگا وہ اُس

شخص جیسا ہوگا جس کو ورم ہو اور لوگون کو باور کرانا
چاہتا ہے کہ موٹا ہے اور اپنے ورم کو چھپاے -

(۲۰۵) اگر تم جاننا چاہو کہ کس طبقہ کے لوگون مین
تمہارا شمار ہے تو غور کرو کہ تم کس قسم کے لوگون کو
بااسب دوست رکھتے ہو -

(۲۰۶) جب تم کسی نوعمر کو گناہ کرتے دیکھو تو اوس کے
انکار کی گنجایش رہنے دو تاکہ وہ تنگ آکر ڈھٹائی پر
نہ آجائیے -

(۲۰۷) کیا تدبیر کی جائے کہ آدمی محتاج نہ ہو -
اگر مالدار ہے تو میانہ روی اختیار کرے - اور
اگر محتاج ہو تو ہمیشہ کسی کام مین لگا رہے -

(۲۰۸) جو شخص بغیر نیکی و احسان کے تمہارا شکریہ ادا کرے اُس کے ساتھ جلد نیکی و احسان کرو ورنہ ستائش پلٹ کر نکوہش نہ ہو جاے۔

(۲۰۹) جو شخص دینا مظنون سے مالامال ہوا وہ برا ہو کر معنون مین کنگال ہوا۔

(۲۱۰) جو غصے مین ہو اُس سے تکرار نہ کرو کہ شور و شر اُڑا رہے گا اور راہ راست پر نہ آیے گا۔

(۲۱۱) اورون کی لغزش پر خوش نہ ہو کیون کہ تم کو اُس کی خبر نہین کہ زمانہ تم کو کیا کیا نیرنگیان دکھائیگا

(۲۱۲) جب آدمی مین رسوائی کی شرم اور محنت مزدوری کی برداشت نہ رہی تو اُس کے لیے چوری

کرنی آسان ہے۔

(۲۱۳) تمہارے ہمنشینون مین سب سے زیادہ ضررسان تم کو بانس پر چڑہا دینے والا اور لالچ دلانیوالا اور تم سے پست ہمت ہے۔

(۲۱۴) آرام اور اطمینان ہی کی حالت مین احتیاط سے کام لو کیون کہ جب مصیبت آجاتی ہے تو کم ایسا ہوتا ہے کہ احتیاط فائدہ دے۔

(۲۱۵) سب سے بدبخت وہ ہے جو اورون کے لیئے جمع کرنے کا اہتمام کرے۔

(۲۱۶) کسی شخص مین جو اوصاف ہون اُن سے زیادہ بیان نہ کرو کیون کہ وہ اُس کو سچ سمجھہ لیگا

اس لیئے کہ جو وصف تم اُس مین زیادہ کروگے وہ تمہارا

نقص شمار ہوگا۔

(۲۱۷) اگر تم کسی کی طبیعت کا پتہ لگانا چاہو تو اُس سے

مشورہ کر دیکھو پس تم کو اُس کے مشورے سے

اُس کے انصاف وظلم اور نیکی و بدی کا حال معلوم

ہوجاے گا۔

(۲۱۸) سکوت مین سلامتی اور گفتگو مین

پشیمانی ہے۔

(۲۱۹) بھوک پیاس عشق کو کہاجاتی ہے۔

(۲۲۰) اکثر ہلاکت۔ امید پر تکیہ کرنے۔ زمانہ

سے حسن ظن رکھنے۔ ہمسرون سے مقابلہ کرنے۔

اور چھوٹی چھوٹی عداوتوں کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں

ہوا کرتی ہے۔

(۲۲۱) تم میں اور بادشاہ میں کیا فرق ہے

بادشاہ شہوات کا غلام اور ہیں اُن کا آقا ہوں

(۲۲۲) موت کیا ہے۔ بغیر بیداری کی نید

بیماروں کا آرام۔ عمارت کی ویرانی۔ عنصر کیطرف

لوٹنا۔ ڈونگروں کی ہیبت۔ بے نواؤں کی آرزو

جان کا سفر۔ پائی ہوی چیز کا کھونا۔

(۲۲۳) بوڑھاپا جسم کی قوت کو برباد کرتا اور

عقل کی قوت کو بڑھاتا ہے۔

(۲۲۴) جب تم پردیس میں ہو تو وہیں کی روش

اختیار کرو۔

(۲۲۵) جس مین فائدہ نہ ہو اُس مین محنت و مشقت نہ کرو۔

(۲۲۶) صحت و سلامتی عمدہ چیزین ہین جو بہت کم یکجا ہوتی ہین۔

(۲۲۷) عالم بے عمل کے علم کی رونق ویسی ہی کم ہوتی ہے جیسے بڑے بخیل کے مال کی۔

(۲۲۸) جس نے اپنے تازیانے تادیب کو روکا وہ اپنے بیٹے کی زندگی تلخ کرنے والا ہے۔

(۲۲۹) جو شخص کوئی بھلائی کرے اُسپر واجب ہے کہ اُس کو فوراً بھلا دے۔ اور جس کے ساتھ

کوئی نیکی کی جائے اُسپر فرض ہے کہ اُس کو ہمہ دم یاد رکھے۔

(۲۳۰) جو فکر معاش مین لگا اُس کے اخلاق درست نہ ہون گے۔

(۲۳۱) بدبخت وہ ہے جو آرزو پر جیتا ہے۔

(۲۳۲) جسمانی بیماری روحانی بیماری سے بہتر ہے

(۲۳۳) عورت کیا ہے۔ مرد کی فکر۔ بیان سے باہر برائی۔ ہم نوالہ و ہم پیالہ درندہ۔ تمہاری ہی چادر مین۔ شیرینی کپڑون مین چھپا ہوا کالا۔ جنگ بے صلح۔ سونے والی اور تم کو بیدار رکھنے والی دائمی رنج و مصیبت۔ کم عقل کی ہلاکت۔

(۲۲۴) جس کا بگاڑ زور پکڑ گیا ہو اُس کی ہرگز مدد نہ کرو ورنہ قبل اِسکے کہ تم اُس کو درستی کیطرف لاؤ وہ تم کو بگاڑ کیطرف کھینچ لیجایے گا۔

(۲۲۵) جسم کی درستی کا خیال رکھو کہ یہ جان کا آلہ ہے۔

(۲۲۶) کسی شخص کو اُس مرتبہ کے اعتبار سے نہ دیکھو جسپر زمانہ نے اُس کو پہنچایا ہے بلکہ اُس کی واقعی قیمت کے لحاظ سے کیونکہ اُس کا طبعی مقام یہی ہے

(۲۲۷) جو شخص تمہارے پاس آیے اُس کا کہنا ایسے امر مین ہرگز نہ مانو جس سے تمہاری مروت مین فرق آجایے اور تم خطرے مین پڑو اس کے سوا اور باتون مین اُس کی مدد کرو۔

(۲۳۸) اگر زمانہ کے فساد یا بادشاہ کی ناراضی یا اپنی پیرانہ سالی کے باعث تم خانہ نشینی اختیار کرنا چاہو تو تمہارا یہ مقصد اُسی صورت مین حاصل ہو سکتا ہے کہ تم کو کسی علم مین دستگاہ یا عبادت مین شہرت ہو کیونکہ اکثر صورتون مین یہہ دونون باتین بدروگی سے محفوظ رکھتی ہین۔

(۲۳۹) خوف کی تونگری سے امن کی بینوائی بہتر ہے۔

(۲۴۰) جہل سے بڑہکر کوئی محتاجی نہین۔ خودپسندی سے زیادہ کوئی وحشت نہین۔ اور مشورے سے زیادہ زیرک کوئی مصاحب نہین۔

(۲۴۱) درگزرا دنی کو اُتنا ہی بگاڑتی ہے جتنا اعلی کو بنا تی ہے۔

(۲۴۲) آدمی کو اپنی صورت آئینہ مین دیکھنی چاہیے اگر اچھی ہے تو بدچلنی کو اُس مین ملانا اور بُری ہو تو دو بُرائیون کو ایک جا کرنا بُرا سمجھے۔

(۲۴۳) حکیم بیقاعدہ کے علاج سے صحت پانے سے باقاعدہ حکیم کے علاج سے مرجانا بہتر ہے کیون کہ اُس کو دونون حالتون کے انجام کی خبر ہے۔

(۲۴۴) آدمی کب مرتا اور زندہ ہوتا ہے

دروغ گوئی وہ بیماری ہے کہ جس کو لگتی ہے

وہ جائز نہین ہوتا۔ اور سچائی وہ صحت کاملہ ہے جو زائل نہین ہوتی۔

(۲۴۵) مصیبت کیا ہے اللہ تعالی کا عطیہ آیندہ کی نعمتون کے شکریہ کا سرمایہ۔

(۲۴۶) جب تم کسی شخص کی درستی مین تمامی تدابیر سے عاجز آجاؤ تو تم اپنے کو اُس سا بنا لو کیون کہ جب تک تم اپنے کو اُس سا نہ بنا لوگے تمہارا مقصد حاصل نہ ہوگا۔

(۲۴۷) بھلائی کیا ہے۔ اپنی تکلیف دوسرے کی راحت۔

(۲۴۸) بُرائی کیا ہے۔ اپنی راحت

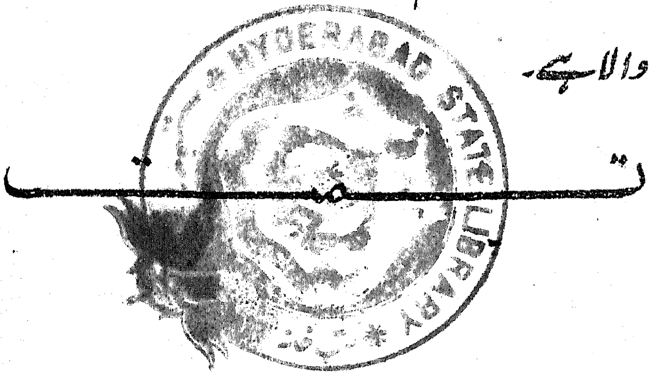
دوسرے کی تکلیف۔

(۲۴۹) محبت کیا ہے۔ محدود بھلائی۔ غیر محدود برائی۔ دنیا بھر کی برائی اور دنیا بھر کی بھلائی۔ کیونکہ دنیا مین بڑی سی بڑی مصیبتین اِس مین اٹھانی پڑتی ہین اور سب سے زیادہ راحتین اِس مین میسر آسکتی ہین۔

(۲۵۰) جب تم کسی سے محبت کرو اور تم کو اُس کی محبت کا اندازہ تمہاری محبت کے ساتھہ مساوی نہ ہونے کی باعث اُس سے اپنی محبت کی کمی کے خواہان نہ ہو بلکہ اپنی جائے پر ثابت قدم رہو اور جہان تک ہوسکے اپنا سا بنانے کی

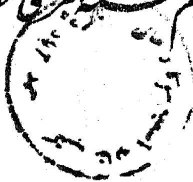
غور و فکر مین رہو ضرور تمہاری محبت کا شریک ہو جائیگا

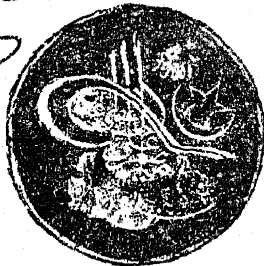
(۲۵۱) جو نفع ظلم سے حاصل ہوتا ہے وہ نقصان پہنچانے والا ہے۔



تمت

المرقوم غرہ محرم الحرام ۱۳۳۱ ہجری مقدسہ





میر اصغر علی

غلط نامہ کتاب بحر الحکمت

صفحہ	غلط	صحیح	سطر	صفحہ	غلط	صحیح	سطر
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱۳	حقیقتین	خصلتین	۶	۵۰	بہرہ	بہرا	۷
۲۲	شرافت کی	شرافت کے	۳	۵۴	افلاس کے	مفلس کے	۱
۲۵	سے بڑی	سے بڑہی	۵	۶۵	تازیانے	تازیانہ	۸
۲۸	ثواب	صواب	۱۱	۷۱	نہ ہونے کی	نہ ہونے کے	۹
۳۹	نخوَت	نخوت	۲				
۴۲	عاقل کی نفس	عاقل کے نفس	۱				
۴۳	اُس کے	اُس کی	۶				
۵۰	مین پڑہنے	مین پڑنے	۵				

اشتہار

رسالہ ہذا علاقہ سرکار نظام اور نیز علاقہ سرکار عظمت مدار مین
رجسٹری ہو چکا ہے اسکے جملہ حقوق محفوظ ہین کوئی صاحب جزء
یا کلاً اسکے تالیف و ترجمہ کے کسی زبان مین بھی مجاز نہین ہین
ابتدا و خاتمہ رسالہ پر مولف کی دستخط و مہر مانوگرام ثبت ہے
اگر کوئی کتاب اُن سے معرا پائی جائے تو وہ مال مسروقہ اور دیگر
مطابع کی مطبوعہ تصور کی جائیگی اگر کوئی صاحب ایسی
کتاب پائین تو بمداخلہ اسکے کہ ایسی کتاب اونکو کس سے
ملی اور کس مطبع مین طبع ہوئی روانہ فرمائین معقول انعام
دیا جائے گا۔

(نوٹ) یہہ کتاب ذیل کے پتہ پر مل سکتی ہے۔

سید محفوظ علی جعفری خلف میر جعفر علی صاحب مولف حیدرآباد دکن افضل گنج
محلہ عثمان شاہی اصغر منزل